مولانا شيخ محمد عادل رباني

انسانیت کے لیے سب سے بری چیز

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

أعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

انسانیت کے لیے سب سے بری چیز کیا ہے؟ جب قوم کی قیادت کرنے والا اچھا نہ ہو۔ جب وہ اللہ عزّو جلّ کے راستے پر نہ ہو اور اللہ ﷻ سے ڈرنے والا نہ ہو، تو یہ سب سے بری چیز ہے۔ یہ چھوٹی جماعت کے لیے بھی برا ہے اور بڑی جماعت کے لیے بھی، پورے ملک کے لیے بھی اور پوری دنیا کے لیے بھی۔ ایسا کیوں؟ ایسے لوگ پچھلے زمانے میں بھی ہوا کرتے تھے۔ جب ایک شخص کو اپنے نفس کے لیے موقع ملتا ہے اور وہ اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے، پھر وہ فرعون کی طرح بن جاتا ہے۔ وہ نمرُد کی طرح بن جاتا ہے۔ وہ بالکل سمجھوتہ نہیں کرتا۔ قرآنِ عظیم الشان میں فرمایا گیا، **"فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ"**، "اور یہ انہیں آگ کی طرف داخل کروائے گا، بیشک وہ جگہ کتنی بری ہے جس میں وہ داخل ہوں گے۔" (قرآن ۱۱:۹۸)۔ انہیں جہنم میں لے جایا گیا۔ ایسے لوگ اپنی مرزی سے دوسروں کے لیے جو مرضی بنا دیتے ہیں وہ بنا دیتے ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "میں نے تمہارے لیے یہ راستہ چنا ہے۔ تمہیں اِس راستے پر چلنا ہے" — فرعون کی طرح۔ جو لوگ ان کی پیروی نہیں کر رہے تھے، فرعون اور نمرُد انہیں قتل کرتے تھے، پھانسی دیتے، کاٹ دیتے۔ یہی سب ابھی بھی ہوا اور ہو رہا ہے۔ جو ایسا کرتا ہے، اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ نہ اسے خود کا کوئی فائدہ ہے، نہ اس کی قوم کا، اور نہ ہی انسانیت کا۔

عثمانیوں کے بعد آخری صدی میں اس قسم کے لوگ مزید ظاہر ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے ان کے مقابل کوئی بھی نہیں ہے۔ وہ سب ایک دوسرے جیسے ہی ہیں۔ پہلے ان کے مقابل اسلام کا سلطان ہوا کرتا تھا۔ اسلام کی عظمت، انصاف اور رحم ہوا کرتا تھا۔ انہوں نے یہ سب چیزیں ختم کر دی۔ اب ہر کوئی ایک دوسرے جیسا لگتا ہے۔ وہ لوگ جو سلطان کو نہیں چاہتے تھے، وہ سب سے بڑا نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں۔ جو نقصان ان کا ہوا، وہ ایسا ہے کہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک دھوکہ کھا رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ابھی تک کوئی افسوس محسوس نہیں کرتے۔ کہتے ہیں، "ہم جیت چکے، ہمیں آزادی مل گئی" وغیرہ۔ تمہیں آزادی ملی، لیکن تم نے اپنی قدر کھو دی۔ جب تمہارے پاس انسانیت کی قدر ہی باقی نہ رہے تو ایسی آزادی کا کیا فائدہ؟ لوگوں کی قدر اللہ ﷻ کے نزدیک رحمت، ہمدردی اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔ صرف سلطان ہی یہ کر رہا تھا۔ لیکن اُن لوگوں نے انہیں ہٹا دیا۔ اور پھر پوری دنیا ظلم، برائی اور بے انصافی سے بھر گئی۔ جو شخص قوم کی قیادت سنبھالنے آیا اس نے سب کو انتہائی برے حالات میں مبتلا کر دیا۔ اُس نے انسانیت نکال دی۔ نہ عقل باقی رہی، نہ ادب، نہ تمیز۔ کچھ نہیں بچا رہا۔ وہ یہی کر گیا۔

مولانا شيخ محمد عادل رباني

جو لوگ گمراہ ہو چکے ہیں — اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے — جو ان کی پیروی کرتا ہے اس کا انجام سب سے برا ہے۔ سب سے بری چیز آگ اور جہنم ہے۔ اور اگر وہ لوگ اسے آزمائش سمجھ کر اِس پر نہ چلیں تو جو لوگ اللہ ﷻ کی راہ پر چلیں گے وہ نجات پائیں گے۔ "ہم ان کی پیروی نہیں کرتے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ جو ہو رہا ہے ہم اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ہم حق کی طرف ہیں۔ ہم ویسے بننا چاہتے ہیں جیسے اللہ ﷻ چاہتا ہے۔" تمہیں ایسا کہنا چاہیے۔ ان شاء اللہ پھر ہم مہدی علیہ السّلام تک پہنچیں گے۔ یہ اہم ہے۔ یہ دنیاوی صورتِ حال ہمیشہ برقرار نہیں رہے گی۔ یہ دنیا ہمیشہ ایسی رکی نہیں رہتی۔ لہٰذا یقیناً اُنہیں افسوس ہوگا، اور کچھ مختلف اور بہتر حالات آئیں گے، ان شاء اللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۰۴ جون ۲۰۲۶ / ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص